Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۹ ۴۴ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۱ شعبان ۱۳۹۵ھ ۳۰ ظہور ۱۳۵۴ ہش ۳۰ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۹۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبی معائنہ و علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں خاص برکت دے اور حضور خیر و عافیت کے ساتھ اس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۲۹ ظہور۔ آج مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورہ مائدہ کی آیات ۵۵ تا ۵۷ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک مامور من اللہ کی جماعت کی ذمہ داریاں اور اس کے قیام کے مقاصد بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کے ایک مامور کی جماعت ہے جو غلبۂ اسلام کے لئے قائم کی گئی ہے اِس لئے اس جماعت کے افراد کو اِن آیات کے آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھنا چاہیئے اور جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کس حد تک اپنے قیام کے مقصد اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں۔ اگر وہ ایمان کے تقاضوں کے مطابق جد و جہد کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ درمیانی رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود بالآخر وہی کامیاب ہوں گے۔

جماعت کے دیرینہ خادم محترم مہاشہ ملک فضل حسین صاحب کراچی میں بہت بیمار ہیں۔ ضعیف العمری اور کمزوری کے علاوہ آپ کو اب بندشِ پیشاب اور ہرنیا کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

مجلسِ خدام الاحمدیہ کا بتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع امسال ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ خدام کثرت سے شمولیت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ

مشکلات کے وقت ساتھ دینا ہی کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے

"ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھا دیا ایسا ہی تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانہ پر غور کرو کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تلے ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ کیا۔ وہ زمانہ بڑا ابتلاء کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حقِ رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوت بجز صدقِ ایمان کے ہرگز نہیں آ سکتی۔ آج جس قدر تم لوگ بیٹھے ہوئے ہو اپنی اپنی جگہ سوچو کہ اگر اس قسم کا کوئی ابتلاء ہم پر آ جائے تو کتنے ہیں جو ساتھ دینے کو تیار رہیں۔ مشکلات ہی کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے اِس لئے جبتک انسان عملی طور پر ایمان کو اپنے اندر داخل نہ کرے محض قول سے کچھ نہیں بنتا اور بہانہ سازی اس وقت تک دور ہی نہیں ہوتی۔ عملی طور پر جب مصیبت کا وقت ہو تو اس وقت ثابت قدم نکلنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔۔۔ اِس قسم کے واقعات بہت ڈراتے ہیں اِس لئے اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔۔۔ ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا۔ وہ خدا کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضا کو رضاءِ الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ سے بھی صحیح سلامت نکال لیتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۴ تا صفحہ ۳۷۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ظہور ۱۳۵۴ھ
۳۰ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوحانی ترقّی سے بے گانگی اور مایوسی کا اظہار

گذشتہ اشاعت میں بتایا گیا تھا کہ مذہب کی رُوح اور مغز تعلق باللہ ہے۔ اس کے بغیر مذہب کا تصوّر ہی باطل ہو جاتا ہے۔ جہاں دیگر مذاہب امتدادِ زمانہ کے باعث اب انسان کا خدا تعالیٰ سے پیوند اور تعلق قائم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہاں اسلام ایک زندہ اور کامل مذہب کی حیثیت سے اس امر کا مدعی ہے اور اس امر پر خاص زور دیتا ہے کہ انسان آج بھی خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق اور پیوند قائم کر سکتا ہے۔ اگر وہ صحیح معنوں میں کوشش کرے تو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر زندہ ایمان اور یقین حاصل کر سکتا ہے۔ ایسا یقین جو گناہ آلود زندگی پر ایک موت وارد کر دیتا ہے اور اسے اسی زندگی میں معرفت و عرفان کے اس مقام پر فائز کر دیتا ہے جس کے بعد کوئی دُنیوی ابتلاء اور مصیبت اسے خدا تعالیٰ کے دامن سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔ یہی وہ یقین ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قُوّت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خُدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو! . . . تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے . . . . یقین دُکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خُدا کو دکھاتا ہے۔ . . . ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھوڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔"

اسلام نے تعلّق باللہ اور رُوحانی ترقی پر جتنا زور دیا ہے افسوس ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمان اس سے اتنا ہی دُور ہوتے چلے گئے ہیں حتیٰ کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ معمولی مسلمان نہیں بلکہ "عالم دین" اور "دینی مفکر" کہلانے والے لوگ بھی اب کھلے بندوں یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ :۔

"تزکیۂ نفس کا جو مقصد بنایا جاتا ہے وہ رُوحانی ترقی ہے۔ مگر یہ رُوحانی ترقی کچھ ایسی مبہم اور پُر اسرار چیز ہے کہ تمام عمر اسی بھول بھلیاں میں گشت لگانے کے بعد بھی آدمی کو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس مقام پر پہنچا۔ اِس کی اصطلاحیں، اس کی منزلیں، اس کے ثمرات و نتائج سب رموز ہیں جن کو ہم جیسے عامی کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ ہمیں اگر کچھ نظر آتا ہے تو وہ صرف یہ کہ اِس راہ میں جو منزلیں طے کی جاتی ہیں ان میں وہ منزل کبھی نہیں آتی جسے بلالؓ اور عمارؓ اور صہیبؓ نے طے کیا تھا اور نہ ہی وہ منزل کبھی آنے کی توقع کی جا سکتی ہے جس کو ابوبکرؓ و عمرؓ نے طے کیا۔"

(ترجمان القرآن بابت ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۴۲ء)

اِس حوالہ کا لفظ لفظ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور تعلق سے بے گانگی اور رُوحانی ترقی کے حصول سے مایوسی کی غمازی کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ کس طرح لوگ اب نعوذ باللہ اسلام کو بھی دیگر مذاہب کی طرح ہی کا ایک مذہب سمجھنے لگے ہیں جو خدا تعالیٰ کا ایک موہوم تصور تو پیش کرتے ہیں لیکن تعلق باللہ۔ معرفت الٰہی اور رُوحانی ترقی کے سرے سے قائل ہی نہیں ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خدا سے اِس بے تعلقی اور مایوسی کے بالمقابل اسلام کے ایک بطل جلیل ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم رُوحانی فرزند جنہیں خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ماتحت اِس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہے کتنے یقین، وثوق اور پوری معرفت و بصیرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھاؤں کس دف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔"

اسلام کے اس بطلِ جلیل کے جانشین اور خلیفہ برحق (ایدہ اللہ تعالیٰ) اسلام میں تعلق باللہ اور رُوحانی ترقی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام قادرانہ صفات کے ساتھ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں موجود ہے۔ وہ اپنے محبوب اور پاک اور نیک بندوں سے زندہ اور سچا اور حقیقی اور ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے۔"

پھر آپ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"ہر صدی میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا پیار ان پیاروں کو حاصل ہوتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ عظیم کی حیثیت میں ہم میں مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے آپ پر ایمان لانے کی توفیق پائی۔ . . . اسکے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں اس ملک میں بھی اور دُنیا کے سب دوسرے ملکوں میں بھی لاکھوں انسان ایسے پیدا ہوئے جن کا ذاتی تعلق (محبتِ ذاتیہ کے نتیجہ میں) اللہ تعالیٰ سے پیدا ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کو ایسے شناخت کرتے ہیں جس طرح اپنے ماں باپ کو یا اپنی اولاد کو شناخت کرنے والے ہیں۔ جس طرح دن کے وقت سورج کا علم حاصل ہوتا ہے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسی طرح یہ لوگ اپنے رب کو پہچانتے ہیں۔ . . . انہوں نے اپنے رب کی قدرتوں کے جلوے اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کئے۔ وہ اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے ان بندوں کے ساتھ جو پاک اور مطہر ہونا چاہتے ہیں۔ . . ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے اور یہ مشاہدہ ہے جس کے نتیجہ میں یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ پرسنل گارڈ ہے یعنی ایک ایسا قادر و توانا خدا ہے جو اپنے بندہ کے ساتھ زندہ تعلق رکھنے والا ہے۔"

آپ نے اِس عظیم نعمت کی قدر کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے احباب کو فرمایا کہ :۔

"اسکی ہمیں قدر کرنی چاہیئے . . . زندہ خدا کی قدرتوں کا مشاہدہ ہی تو ہے جسکی اصل قدر و قیمت ہے۔ باقی چیزیں تو ایک دھیلے کی قیمت بھی نہیں رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسکی قیمت کو پہچانیں، اسکی قدر کو پہچانیں اور خدا کرے کہ ہماری اگلی نسل جس نے آہستہ آہستہ ہماری جگہ لینی ہے وہ بھی محض فلسفی بنکر نہ رہ جائے بلکہ انکے اندر بھی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ایک بڑی مضبوط جماعت اور گروہ ایسا موجود رہے جو اپنے اندر زندہ خدا سے تعلّق رکھنے والے ہوں۔"

(الفضل سالانہ نمبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۵ تا ۷)

خدا تعالیٰ ہم سب کو اِس عظیم نعمت کی قدر کرنے اور اسے اپنی آئندہ نسلوں میں بھی قائم اور برقرار رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی محبت اور صلح جوئی

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ سندھ)

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے قائم فرمایا ہے کہ یہ جماعت دنیا بھر میں اسلام کو تمام دوسرے ادیان پر غالب کرے اور شریعت حقہ اسلامیہ کو اُس حسین ترین شکل میں از سرِ نو قائم کرے جس کا نمونہ حضور خاتم النبیین و خیر المرسلین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا اور جو آج بھی قرآن کریم اور سنت نبوی اور احادیث رسول کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے اور جس کا زندہ عملی نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے مبارک وجود کے ذریعہ ہمیں بفضل اللہ تعالیٰ میسر ہے۔ ظاہر ہے کہ تمام اکنافِ عالم میں غلبۂ اسلام اشاعتِ دینِ خیر الانام اور اسلامی للّٰہیت کا قیام اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ ہم باہمی اتحاد، محبت و اخوت اور صلح جوئی کی فضا میں بنیانٌ مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی دیوار) کی صورت میں مضبوط متحد ہو کر اور منظم و مربوط رنگ میں مسلسل قربانیاں دیتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں کہ وہ ہمیں دین کی ضروریات اور اسلام کے مفاد کو ہر بات پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا نہ کرے کہ ہماری باہمی رنجشیں اور نااتفاقیاں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم پر اثر انداز ہوں۔ ایک مخلص احمدی مسلمان کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ اپنے تمام جذبات اور مفادات کو دین اسلام کی ضروریات پر قربان کرنے والا ہوتا ہے۔ ہم نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم دینی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت تک کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اور دین کو دنیا اور اس کی اغراض پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے۔ اگر ہم میں تحمل و بردباری، عفو و درگذر اور صلح جوئی کی صفات کا فقدان ہو تو ہم خدمت اسلام کے مقدس فرض کو کیونکر بجا لا سکتے ہیں۔ پس ہمیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے کامل دین کی عزت و عظمت اور حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنی عزتوں اور اپنے جذبات کو قربان کرنا ہوگا جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی تعلیمات کا حسن و جمال دنیا کے ہر انسان کو اپنا گرویدہ نہیں بنا لیتا اور جب تک دنیا میں ایک بھی انسان اسلام کے بارہ میں غلط فہمی میں مبتلا ہے ہم اپنی کسی عزت کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتے ہماری اصل عزت اور شان یہی ہے کہ اپنی تمام خداداد نعمتوں، اور وسائل طاقتوں اور صلاحیتوں کو خدمتِ اسلام میں خرچ کر دیں اور پھر بھی یہی سمجھیں اور کہیں کہ "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا" لیکن یہ روح اور یہ جذبہ اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ، اُس کے رسول اور اُس کے دین کی محبت ہر دوسری محبت سے بڑھ کر نہ ہو اور جب تک ہم باہمی الفت اخوت و محبت اور صلح جوئی کا طریق نہ اپنائیں اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (آپس میں ایک دوسرے سے رحم دلی و ملاطفت سے پیش آنے) کی تصویر نہ بن جائیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

(الحشر: ع۱)

اے ہمارے رب! ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے رب! تو بہت مہربان اور بے انتہا کرم کرنے والا ہے۔ پس مومن کینہ توز نہیں ہوتا بلکہ ہر قسم کے بغض و کینہ سے اپنے دل کو پاک رکھنے کی دعا کرتا رہتا ہے اور اپنے مومن بھائی کے لئے خیر خواہی کے جذبات رکھتا اور اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتا رہتا ہے اور اگر کسی مومن بھائی سے غلطی ہو جائے تو اُس کے قصور کو معاف کر دیتا ہے غصے کو پی جاتا اور عفو و درگذر سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے مومن بندوں کے بارہ میں فرماتا ہے کہ

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ

(التوبہ: ع۹)

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

(آل عمران: ع۱۴)

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (النور: ع۳)

ترجمہ:۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔" اور چاہیئے کہ وہ عفو سے کام لیں اور درگذر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرے اور اللہ بہت معاف کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔" پھر اللہ تعالیٰ نے خاص ہدایت دی ہے کہ اگر مومنوں میں سے دو فریق آپس میں ناراض ہو جائیں یا ان میں لڑائی جھگڑا تک نوبت آ جائے تو دوسرے مومن انہیں ان کے حال پر نہ چھوڑ دیں اور خاموش تماشائی نہ بنے رہیں بلکہ ان کا یہ فرض ہے کہ ان دونوں کے درمیان صلح کروا دیا کریں اور اگر ایک فریق مصالحت پر راضی نہ ہو رہا ہو تو سب مومن مل کر اس پر دباؤ ڈالیں لیکن یہ نہ ہو کہ وہ انصاف کا خون کر کے اُلٹا اُسی فریق کا ساتھ دینے لگ جائیں جو فتنہ پرداز اور صلح پر راضی نہ ہونے والا ہو بلکہ صلح کرواتے وقت ہر قسم کے ذاتی تعلقات و مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور ہر قسم کی دھڑے بندیوں سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف عدل و انصاف اور تقویٰ شعاری و دیانتداری سے کام لیں تاکہ مومنوں میں باہمی اتحاد کی فضا قائم ہو سکے اور ہر قسم کی فتنہ انگیزی کی جڑ کٹ جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(الحجرات: ع۱)

ترجمہ:۔ اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد اُن میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو سب مل کر اُس پر چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان دونوں لڑنے والوں میں صلح کرا دو اور انصاف کو مدنظر رکھو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومنوں کا رشتہ آپس میں صرف بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان

جو آپس میں لڑتے ہوں صلح کرا دیا
کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو
تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"
اسی طرح ایک دوسرے مقام پر باہمی
اتفاق و اتحاد اور یک جہتی کی تاکید
کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

(۱) وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ
اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا
تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا
(آل عمران: ع ۱۱)

"اور تم سب کے سب) اللہ کی
رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور
پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان
جو (اُس نے) تم پر کیا ہے یاد
کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے)
دشمن تھے اُس نے تمہارے دلوں
میں اُلفت پیدا کر دی جس کے
نتیجہ میں تم اس کے احسان سے
بھائی بھائی بن گئے۔"

(۲) وَاَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا
تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ
رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا (الانفال ع ۶)
"اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت
کرتے رہا کرو اور آپس میں اختلاف
کیا کرو ورنہ اگر ایسا کرو گے تو دل چھوڑ بیٹھو گے
اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور صبر کرتے رہو"

قرآن کریم کے بعد اب ہم احادیث
کی رُو سے باہمی محبت و الفت اور صلح
جوئی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

۱- لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى
تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا
حَتّٰى تَحَابُّوا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ
عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوهُ
تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ
بَيْنَكُمْ۔ (مسلم)

"تم جنت میں داخل نہیں ہو گے
یہاں تک کہ تم مومن نہ بن جاؤ اور
تم مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس
میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرو
اور کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں
کہ جب تم اس پر عمل کرو گے تو تم
ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ جاؤ گے
(اور وہ چیز یہ ہے کہ السلام علیکم
کو اپنے درمیان خوب رواج دو۔"

۲- لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا
وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَقَاطَعُوا
وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا
وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ
يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ
(بخاری کتاب الادب)

"ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور
نہ ہی حسد کرو اور بے رخی و بے تعلقی
اختیار نہ کرو اور آپس میں ایک
دوسرے سے تعلقات منقطع نہ کرو
بلکہ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر
رہو (اور یاد رکھو کہ) کسی مسلمان
کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے
بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض
رہے اور قطع تعلق رکھے۔"

۳- حضرت معاذؓ سے مروی ہے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ
تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ
وَتُعْطِيَ مَنْ مَنَعَكَ
وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ
(مسند احمد)

سب سے بڑی فضیلت یہ ہے
کہ تو اُس سے بھی تعلق قائم رکھ
جو تعلقات کو توڑتا ہے اور جو
تجھے نہیں دیتا تو اسے بھی دے
اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے تو
اُس سے بھی درگذر کرے۔"

۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ:-

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ
مِنْ مَالٍ وَلَا عَفَا
رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ
اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَّلَا
تَوَاضَعَ۔
(مسند احمد)

"صدقہ سے مال کم نہیں اور جو شخص
دوسرے کے قصور معاف کر دیتا
ہے اللہ تعالیٰ اُسے اور زیادہ
عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور
معاف کرنے سے عزت میں کوئی
کمی نہیں آتی۔"

۵- حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مومنوں کی باہمی محبت و مودت کا
نقشہ بڑے ہی حسین الفاظ اور جامع
و مانع انداز میں کھینچتے ہوئے ارشاد
فرمایا ہے کہ:-

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ
تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ
وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ
الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى
عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ
سَائِرُ جَسَدِهِ
بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔
(بخاری کتاب الادب)

ترجمہ: تو آپس کی رحمدلی، محبت اور
ملاطفت کے اعتبار سے مومنوں
کو ایک ہی جسم و جان کی مانند
پائے گا کہ جس طرح جسم کے ایک
عضو کے بیمار ہو جانے سے
باقی سارا جسم شب بیداری اور
بخار کی حدت میں مبتلا ہو جاتا ہے
اسی طرح ایک مومن بھائی کی تکلیف
سے دوسرے تمام مومن بے چین و
بے قرار ہو جاتے ہیں اور اپنے مومن
بھائی کے دکھ درد میں شریک ہو کر
اس کی حاجت روائی کی کوشش
کرتے ہیں۔ (باقی)

مطالعہ کتب

خدام کے لئے ماہ اگست میں مطالعہ
کے لئے کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے
شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ
سے بذریعہ وی پی منگوا کر استفادہ
فرمائیں۔ قیمت فی کتاب ایک روپیہ

مہتمم شعبہ اشاعت
خدام الاحمدیہ مرکزیہ
(باقی)

امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کا وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ
کے بارہ میں ارشاد ہے کہ:-

"ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے
مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم سے کم پچاس طالب علم
آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں طلباء
کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک
عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے
میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا
نہیں کر سکتے۔"

مجلس مشاورت سنہ ۱۹۶۲ء کا فیصلہ ہے کہ:-

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم سے کم ایک میٹرک
پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا ایک انٹرویو ہو چکا
ہے اور دوسرا انٹرویو انشاء اللہ عنقریب ہوگا۔ آپ کی خدمت میں درخواست
کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے واقفین زندگی طلباء کو تحریک
فرمائیں۔

۱- جن کی تعلیم کم از کم میٹرک پاس یا اس سے زیادہ ہے اور وہ کسی وجہ سے ۲۳ اگست
کو انٹرویو کیلئے نہیں آ سکے۔

۲- جنہوں نے میٹرک یا اس سے اوپر کا کوئی امتحان تو دیا ہوا ہے لیکن نتیجہ ابھی نہیں
نکلا یا عنقریب میٹرک یا اس سے اوپر کا کوئی امتحان دے رہے ہیں اور زندگی
وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ فوری طور پر مندرجہ ذیل
کوائف سے اطلاع دیں تاکہ انٹرویو کی تاریخ مقرر کر کے ان کو انٹرویو کے لئے
بلایا جا سکے۔

۱- نام ۲- عمر ۳- ولدیت ۴- پتہ ۵- کس کلاس کا امتحان دیا ہوا ہے
۶- کس کلاس کا امتحان دے رہے ہیں ۷- امتحان کب شروع ہو رہا ہے اور کب
ختم ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج امتحانات اطفال کے بارہ میں

ضروری اعلان

روزنامہ الفضل کے ۱۹ ظہور (اگست) کے شمارہ میں ایسی ۵۳ مجالس کے نام لکھے گئے تھے جنہیں نتیجہ بھجوا دیا گیا۔ درج ذیل مجالس اطفال کی طرف سے موصول شدہ پرچہ جات کے نتائج بھی متعلقہ مجالس کو مرکز سے بھجوا دیئے گئے ہیں اگر ان میں سے کسی مجلس میں نتیجہ نہ پہنچا ہو تو فوری مطلع فرمائیں۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۱) داتہ ضلع ہزارہ۔ (۲) حویلیاں ضلع ہزارہ۔ (۳) مری ضلع راولپنڈی۔ (۴) راولپنڈی صدر۔ (۵) محمود آباد ضلع جہلم۔ (۶) دھیر کے کلاں ضلع گجرات (۷) تہال ضلع گجرات۔ (۸) بھیرہ ضلع سرگودھا۔ (۹) چاہ سردار والا ضلع سرگودھا (۱۰) پیر محل ضلع لائلپور۔ (۱۱) لائلپور شہر۔ (۱۲) ماڈل ٹاؤن لاہور۔ (۱۳) پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔ (۱۴) حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ (۱۵) سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ۔ (۱۶) گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ (۱۷) فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔ (۱۸) چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ۔ (۱۹) خانیوال ضلع ملتان۔ (۲۰) اوکاڑہ ضلع ساہیوال (۲۱) ساہیوال شہر۔ (۲۲) 191/7-R ضلع بہاولنگر۔ (۲۳) 166/7-R ضلع بہاولنگر۔ (۲۴) ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر۔ (۲۵) قمر آباد ضلع نواب شاہ۔ (۲۶) مبارک آباد ضلع حیدرآباد۔ (۲۷) سنجر چانڈیو ضلع حیدرآباد۔ (۲۸) حیدرآباد شہر۔ (۲۹) محمد آباد ضلع تھرپارکر (۳۰) عزیز آباد، کراچی۔ (۳۱) مارٹن روڈ، کراچی۔

مرکزی اجتماع میں شریک ہونے والوں کے لئے

بشارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرکزی اجتماعات میں شرکت کرنے والوں کو ان الفاظ میں خوشخبری دی ہے کہ:-

"جو آئندہ ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی لے کر واپس جائیں گے"

(الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۷۵ء)

امسال خدام کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ خدام ایک نئی روح اور نئی زندگی کے حصول کے لئے اپنے اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم مبارک محمود صاحب رام گلی ۳ مکان ۱۸ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۶/۱۶ واقع محلہ دارالرحمت والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ والد صاحب مرحوم کے ترکہ کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۳۶/۱۶ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بازیافتہ عینک

نظر کی ایک زنانہ عینک مسجد محمود کے سامنے سے ملی ہے جس کی ہو وہ خاکسار سے حاصل کرلے۔ (حسن محمد خان عارف کوارٹر ۱ تحریک جدید ربوہ)

مطلوبہ معلومات بہم پہنچانے والی مجالس انصار اللہ

۱۱ اگست ۱۹۷۵ء تک صف اول و دوم وغیرہ کے بارے میں مطلوبہ معلومات جن مجالس کی طرف سے مرکز میں پہنچ گئی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ نیز باقیماندہ مجالس سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۱۔ ضلع سرگودھا۔ کوٹ مومن۔ دوڑہ۔ چک ۹۹ شمالی۔ چک 2/SB۔ خوشاب چک ۳۲ جنوبی۔

۲۔ ضلع لائلپور۔ چک ۹۶ گ ب۔ چک ۸ سرشمیر۔ چک ۱۲۱ ج ب چک ۲۱۲ ج ب

۳۔ " شیخوپورہ۔ شیخوپورہ شہر۔ واربرٹن۔

۴۔ " گوجرانوالہ۔ ترگڑی۔ فیروز والہ۔ موہلن کے۔

۵۔ " سیالکوٹ۔ بجی کوٹی۔ کوٹ کرم بخش۔ جامکے چیمہ۔ ساہووالہ

۶۔ " گجرات۔ کیرانوالہ۔ چوکنانوالی۔

۷۔ " ساہیوال۔ چک ۲۷ شاہ بھوریہ

۸۔ " ڈیرہ غازیخاں۔ ڈیرہ غازیخاں شہر۔

۹۔ " بہاولنگر۔ بہاولنگر شہر۔

۱۰۔ " سکھر۔ سکھر شہر۔ شکارپور۔

۱۱۔ " نواب شاہ۔ گوٹھ مہدی آباد۔

۱۲۔ " بدین۔ کوٹ احمدیاں۔

ابھی تک بڑی بڑی مجالس اس سلسلہ میں خاموش نظر آرہی ہیں۔ مکرر درخواست ہے کہ جملہ مجالس جلد از جلد اس طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نائب صدر انصار اللہ صف دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب قائدین مقامی برائے ۵۶-۱۳۵۴ ہش / ۷۷-۱۹۷۵ء

قائدین مقامی کے انتخابات اگلے دو سالہ ۷۷-۱۹۷۵ء کے لئے مورخہ ۱۵ تبوک (ستمبر) تک ہوں گے۔ جملہ قائدین علاقہ، قائدین اضلاع اور قائدین مقامی سے التماس ہے کہ قواعد کے مطابق ان ایام میں ہر مجلس کے قائد کا انتخاب کروائیں۔ نئے عہدیداران منظوری کے بعد یکم نبوت / نومبر سے چارج لیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ سیدہ فرخندہ اختر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی حالت بڑی نازک ہے۔ ان کے لئے بڑے الحاح اور درد دل سے دعاؤں کی ضرورت ہے۔

(الحاج محمد شفیع ہاشمی۔ مالیر۔ کراچی)

۲۔ میرے چچا جان مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رض کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دو تین ماہ قبل ہرنیا کا اپریشن کروایا تھا کمزوری تاحال دور نہیں ہوئی۔ آجکل گھبراہٹ، بے چینی، بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی صحتیابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز ملک صاحب کا لڑکا اور پوتا بھی بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(ملک شمس الدین۔ ربوہ)

خدام چندہ مجلس، اجتماع اور تعمیر ہال کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ (مہتمم مال)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتّٰی کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ جو نقدی کی صورت میں ۲/۸۵ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے ادائیگی کی عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق افراد میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عیدالفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین۔

نوٹ:- ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں۔ باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم لیفٹیننٹ محمد عصمت اللہ خالد کا نکاح ہمراہ فریدہ چوہدری بنت میجر جنرل ناصر احمد صاحب چوہدری ۵۲۳ ویسٹ برج راولپنڈی مکرم مولوی لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے ۲۵ راگست ۱۹۷۵ء کو برمکان جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ۸۰۔ سی ماڈل ٹاؤن لاہور پڑھا۔ عزیزم خالد جناب چوہدری غلام احمد صاحب سفید پوش مرحوم کا پوتا اور عزیزہ فریدہ چوہدری جناب چوہدری صفدر علی خان صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم جناب چوہدری بشیر احمد صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

(محمد عبداللہ مہار۔ لاہور چھاؤنی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ر جولائی کو خاکسار کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام مبشر عزیز تجویز کیا گیا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ لڑکے کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالعزیز ایجنٹ الفضل و خادم مسجد احمدیہ
گوجرانوالہ

محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ۲۷ راگست کو ساڑھے نو بجے شب اپنی کوٹھی واقع ریس کورس روڈ لاہور میں بعمر ۷۲ سال وفات پا کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی اور قابل، خلیق اور ہمدرد معالج تھے۔ بزرگانِ سلسلہ سے خاص تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب بٹالوی ؓ کے فرزند تھے۔ نو دس ماہ تک ذیابیطس اور فالج کے عارضہ سے بیمار رہے۔ ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن وقت مقررہ آ پہنچا تھا بالآخر اسی بیماری میں وفات پائی۔

۲۸ راگست کو ۱۱ بجے صبح ان کی کوٹھی پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب جماعت بکثرت شامل ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اسلئے جنازہ موسم کی خرابی اور بارش کے باوجود لاہور سے ربوہ لایا گیا جس کے ہمراہ آپ کے صاحبزادگان اور دیگر متعدد اعزاء و اقارب بھی آئے۔ ربوہ میں بعد نماز عصر امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام قرب سے نوازے۔ مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ، صاحبزادگان، صاحبزادیوں، بھائیوں اور دیگر تمام عزیز و اقارب کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

فصل عمر درس القرآن کلاس کے جملہ طلباء و طالبات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی کلاس کا نتیجہ یکم ستمبر ۱۹۷۵ء کے الفضل میں بطور ضمیمہ شائع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ نتیجہ چونکہ بروقت تیار نہ ہو سکا اس لئے حسب اعلان ۲۵ راگست کو شائع نہیں ہو سکا تھا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی سات سالہ بچی عزیزہ امۃ القدوس سلمہا اللہ کی پنڈلی کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ فیجی
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴